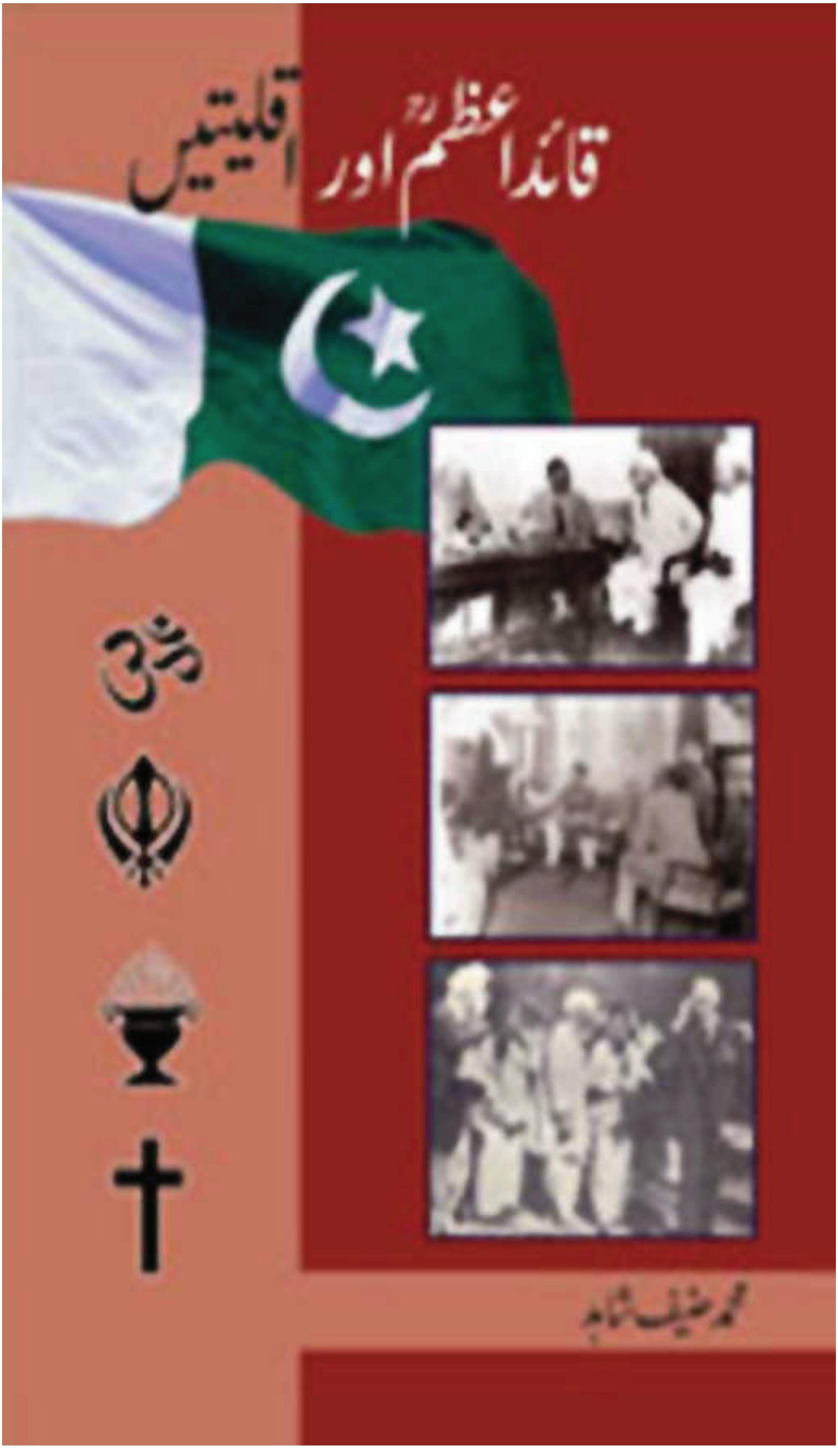

قائداعظمؒ اور اقلیتیں
محمد حنیف شاہد

قائداعظمؒ اور اقلیتیں

پروفیسر محمد حنیف شاہد

نظریۂ پاکستان ٹرسٹ

کتاب	:	قائداعظمؒ اور اقلیتیں
مصنف	:	پروفیسر محمد حنیف شاہد
ناشر	:	نظریۂ پاکستان ٹرسٹ
طابع	:	نظریۂ پاکستان پرنٹرز
مہتمم اشاعت	:	رفاقت ریاض
ڈیزائنر	:	مسز شازیہ احمد
کمپوزر	:	نوید انور
اشاعت دوم	:	جون 2009ء
تعداد اشاعت	:	1000
قیمت	:	-/155 روپے

Published by

Nazaria-i-Pakistan Trust

Aiwan-i-Karkunan-i-Tehreek-i-Pakistan,
Madar-i-Millat Park, 100-Shahrah-i-Quaid-i-Azam, Lahore.
Ph. 9201213-9201214 Fax. 9202930 E-mail: trust@nazariapak.info
Web: www.nazariapak.info

Printed at: Nazaria-i-Pakistan Printers,
10-Multan Road, Lahore. Ph: 7466975

فہرست

پیش لفظ

یہ نہایت قابلِ افسوس اور دکھ کی بات ہے کہ مسلم دورِ حکومت میں بعض مسلمانوں نے غیروں کے ''حاشیہ بردار'' کا ادا کیا جنہیں بابائے قوم، بانی پاکستان حضرت قائداعظمؒ نے ''ففتھ کالمسٹ'' کوئز لنگ اور ٹریٹر (غدار) جیسے الفاظ سے خطاب کیا ہے اور تادمِ تحریر یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ تحریکِ پاکستان کے دوران بھی ہمارے مسلمان زعما خصوصاً قائداعظمؒ کے راستے میں ایسے لوگ آئے لیکن آپ نے اپنی بے مثل اور بے مثال فہم و فراست، بصیرت اور قانونی مہارت کو بروئے کار لاتے ہوئے نہ صرف ایسے بدنہاد عناصر کا مقابلہ کیا بلکہ مسلم ہند کو ان عناصر سے خبردار فرمایا۔

تحریکِ پاکستان کے دوران قائداعظمؒ کو ایک نہیں، چار پانچ طاقتوں اور قوتوں سے واسطہ پڑا۔ ان میں سرفہرست برطانوی حکومت، دوسرے نمبر پر ہمارا سب سے بڑا اور ازلی دشمن ہندو (اور ان کے ساتھ سکھ) تیسری طاقت ہندوستانی ریاستوں کے راجے اور مہاراجے اور چوتھے نمبر پر وہ عناصر یا تنظیمیں تھیں جن کا نام لیتے ہوئے نہ صرف شرم آتی ہے بلکہ دکھ ہوتا ہے کیونکہ وہ تمام مسلم تنظیمیں اور جماعتیں تھیں جن سے قریباً ہر مسلمان واقف ہے۔ ان میں جمعیتِ علمائے ہند، احرار، خاکسار، شیعہ، مومن اور آزاد خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان جماعتوں نے نہ صرف قائداعظمؒ پر رکیک حملے کیے بلکہ تحریکِ پاکستان کے دوران سدِ راہ بنی رہیں۔

انگریزوں کے باوصف ہندوؤں نے ہر قدم پر مخالفت کی اور سب سے تکلیف دہ بات تو یہ ہے کہ ''مسلمانوں کے قومی تشخص انفرادیت اور ایک منفرد اور الگ قوم کے وجود سے انکار کیا بلکہ ہمیشہ مسلم ہند کو اقلیت قرار دیا اور قدم قدم پر یہ اعلان کیا کہ ہندوستان

- ''اگر کوئی حبشی بنی بریدہ غلام بھی تمہارا امیر ہو اور تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو''۔
(صحیح مسلم)

صحیح مسلم میں ہے کہ یہ خطبہ بہت طویل تھا۔ قال قولاً کثیراً (آپ ﷺ نے بہت سی باتیں فرمائیں۔ جس صحابی کو جو فقرہ یاد رہ گیا' وہ نقل کر دیا لیکن پھر بھی یہ حقیقت ہے کہ اس کا ایک ایک فقرہ قرونِ وسطیٰ کے سماجی اور سیاسی نظام پر ضربِ کاری کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں رنگ و نسل کے سارے امتیازات کو باطل کر دینے کے بعد صرف ''اتقا'' کو معیارِ فضیلت بنا دینے کا اعلان ہے۔ سماج کی طبقاتی تقسیم کا تصور جڑ سے اُکھاڑ دینے کی خوش خبری ہے۔ عورتوں اور مردوں کے باہمی حقوق و فرائض کی وضاحت ہے۔ غلاموں کے لئے نویدِ آزادی ہے۔ ''خاندانی وراثت'' کی عمارت کو متزلزل کرنے کے بعد یہ انقلابی اعلان ہے کہ ''اگر کوئی حبشی بنی بریدہ غلام بھی تمہارا امیر ہو اور خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کی اطاعت کرو''...... ذرا تصور کو پھیلایئے اور دیکھئے کہ ان چند فقروں میں انسان کو کتنی زحمتوں سے نجات دلائی گئی ہے اور ان اعلانات کے ساتھ کتنی ظالمانہ رسوم کی عمارتیں گری ہیں۔ [13]

میثاقِ مدینہ اور قائداعظمؒ کی 11 اگست 1947ء کی تقریر

بانیٔ پاکستان' بابائے قوم نے پاکستان دستور ساز اسمبلی کے اوّلین صدر اور قائداعظمؒ کی حیثیت سے قوم کے لیے جو نقشِ راہ متعین کیا' حیرت ہے 56 برس بعد بھی اور قوم میں تشتت و افتراق کے حوالے سے تلخ تجربات کے باوجود ہم اپنے اس ''میگنا کارٹا'' کے بارے میں ''غور کریں گے'' پر اَڑے ہوئے ہیں۔

انگریز قوم نے اپنے میگنا کارٹا پر عمل کیا تو وہ ایک مردہ قوم سے زندہ قوم بنی اور وحشت و جانگلیت سے نکل کر دنیا میں تہذیب پھیلانے کی دعویدار ہوئی۔ اس کا میگنا کارٹا'

یعنی منشورِ عظیم اور منشورِ آزادی 15 جون 1215ء کورنی میڈ کے مقام پر انگریز جاگیرداروں نے بادشاہ جان سے حاصل کیا جس کی رو سے انگریز قوم کو شخصی اور سیاسی آزادی حاصل ہوئی۔ اس کے اصطلاحی معنی یہ ہوئے کہ کوئی بھی آئین جو بنیادی، شخصی اور دوسرے حقوق کی ضمانت دے۔

لیکن ہمارا یہ "میگنا کارٹا" یعنی بانی پاکستان کی 11 اگست کی تقریر شروع دن سے ہی حکمرانوں کی دانستہ بے توجہی کا شکار رہی۔ جنرل ضیاء الحق کے دور میں اس کی اشاعت پر پابندی رہی۔ تقریر قائداعظمؒ کا ذکر ہی کیا، اس دور میں تو قرآنی آیات بھی سنسر ہوتی تھیں۔ جنرل ضیاء الحق کے "اسلامی دور" میں ہی نہیں، خود قائداعظمؒ کی موجودگی میں بعض ذمہ دار حکومتی عمال نے اخبارات میں اس کے بعض حصے حذف کرانا چاہے۔ "ڈان" کے ایڈیٹر الطاف حسین مرحوم کی جرأت مندی آڑے آئی اور یہ تقریر من و عن شائع ہوئی۔ اگر وہ نہ اڑتے تو بھی یہ تقریر پوری ہی شائع ہوتی، صرف ایک دن کا فرق پڑتا کیونکہ قائداعظمؒ ایک باخبر حکمران اور لیڈر تھے۔

قائداعظمؒ کی چالیس منٹ کی اس تقریر میں سے جو حصے حذف کرانے کی کوشش کی گئی اور جن سے ہمارے جنرل محمد ضیاء الحق خوفزدہ رہے اور جن پر آج بھی بعض لوگ معترض ہیں، وہی اس تقریر کی جان ہیں۔ اسی بنا پر وہ ہمارا "میگنا کارٹا" ہیں، کیونکہ یہ "میثاقِ مدینہ" کی تابناک دستوری شقوں سے ہم آہنگ ہے۔ مثلاً قائداعظمؒ نے فرمایا:-

"...... پاکستان میں تمام اقلیتوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔ ان کو جائز حد تک زیادہ سے زیادہ آزادی دی جائے گی۔ اگر ہمیں پاکستان کی اس عظیم الشان ریاست کو خوش اور خوشحال بنانا ہے، تو ہمیں اپنی تمام اور قطعی توجہ لوگوں کی فلاح و بہبود کی طرف لگا دینی چاہئے۔ خصوصاً عوام اور غریبوں کی طرف۔"

"میں پاکستان کی اقلیتوں سے بھی یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اگر تم نے تعاون کے

جذبے سے کام لیا' ماضی کو بھلا دیا اور جھگڑوں کو بھلا دیا اور جھگڑوں کو دفن کر دیا' تو میں کہہ سکتا ہوں کہ تم میں سے ہر ایک چاہے تمہارا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو' چاہے تمہارا رنگ' ذات اور عقیدہ کچھ بھی ہو' اوّل بھی اس ریاست کا باشندہ ہوگا اور دوئم بھی اور آخر میں بھی تمہارے حقوق' مراعات اور ذمہ داریاں برابر ہوں گی۔''

''اگر آپ نے تعاون واشتراک کے جذبے سے کام شروع کیا' تو تھوڑے ہی دنوں میں اکثریت اور اقلیت صوبہ واریت اور فرقہ بندی کی بندشیں ٹوٹ جائیں گی' فنا ہو جائیں گی۔ ہندوستان کی آزادی کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹیں یہی تھیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو ہم بہت پہلے آزاد ہو گئے ہوتے۔ اگر یہ مجبوریاں نہ ہوتیں' تو کوئی بھی چالیس کروڑ آدمیوں کی قوم کو زیادہ دن تک غلام نہیں رکھ سکتا تھا۔''

''حکومتِ پاکستان میں تم کو اپنے مندروں اور پرستش گاہوں میں جانے کی آزادی ہے۔ آپ کسی بھی مذہب کے مُقلّد ہوں یا آپ کی ذات اور عقیدہ کچھ بھی ہو' اس سے پاکستان کی حکومت کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یورپ خود کو مہذب کہتا ہے' لیکن وہاں پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک خوب لڑتے رہے۔ آج بھی بعض ریاستوں میں وہاں مذہبی تمیزیں موجود ہیں مگر ہماری ریاست کسی تمیز کے بغیر قائم ہو رہی ہے۔ ایک فرقے یا دوسرے فرقے میں کوئی تمیز نہ ہوگی' نہ ذات اور عقیدہ کی تمیزیں ہوں گی۔

ہم اس بنیادی اصول کے ماتحت کام شروع کر رہے ہیں کہ ہم ریاست کے باشندے اور مساوی باشندے ہیں (پرجوش تالیاں)۔ ہمیں اس اصول کو اپنا مطمحِ نظر بنا لینا چاہئے اور پھر آپ دیکھیں گے کہ ہندو' ہندو نہیں رہیں گے اور مسلمان' مسلمان نہیں رہیں گے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کے مذہب مٹ جائیں گے کیونکہ مذہب کو ماننا ہر شخص کا ذاتی عقیدہ ہے۔ میرا مطلب سیاسی تمیز سے ہے' وہ سب ایک قوم کے افراد ہو جائیں گے۔''

اسلامی تاریخ میں ''میثاقِ مدینہ'' ایک بڑا ہی اہم معاہدہ تسلیم کیا جاتا ہے جو نبی

کریم ﷺ نے یہودِ مدینہ کے ساتھ کیا۔ قائداعظمؒ کی 11 اگست 1947ء کی تقریر کے اس حصے کو ''میثاقِ مدینہ'' کی ان شقوں کی روشنی میں دیکھیں تو کوئی ابہام باقی نہیں رہتا۔ محمد حُسین ہیکل کی تصنیف ''حیات محمدؐ'' کے مطابق:-

13- مشرکینِ مدینہ میں جو لوگ معاہدے میں شریک ہیں، ان میں سے کوئی شخص قریشِ مکہ میں سے کسی کے مال اور جان کو نہ تو پناہ دے گا اور نہ مسلمان کے مقابلے میں مکہ کے کسی قریش کی حمایت کرے گا۔

15- تمام مسلمان اس معاہدے پر متفق ہیں اور وہ اس میں سے کسی دفعہ کا انکار نہیں کر سکتے۔ جس مسلمان نے اس معاہدے کا اقرار کرلیا، وہ خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتا ہے۔

18- اگر مسلمان جہاد میں اپنا مال خرچ کریں تو یہود کو بھی ان کے ساتھ اپنا مال خرچ کرنا ہوگا۔

19- قبیلہ بنی عوف کے یہود بھی اس معاہدے میں شامل ہیں۔[45] اگرچہ مسلمان اور یہودی ہر ایک اپنے اپنے مذہب پر قائم رہنے کا مستحق ہوگا لیکن مشترکہ مقاصد میں دونوں ایک جماعت کے حکم میں داخل ہوں گے۔

28- مسلمانوں کی لشکر کشی کی حالت میں یہود کو بھی ان کی مالی اعانت کرنا ہوگی کیونکہ حلیف کے لیے دفع مضرت اپنے نفس کی حفاظت کے مطابق کرنا چاہئے، جب تک کہ اس کی جانب سے ضرر نہ پہنچے یا اس کے ذمہ کوئی جرم عائد نہ ہو۔

32- اگر مدینہ پر کوئی قوم حملہ کرے، تو دشمن کی مدافعت میں سب کو مل کر حصہ لینا ہوگا۔

33- اگر مدینہ پر حملہ آور لشکر مسلمانوں سے صلح کرنا چاہے تو معاہدے کے شرکاء کو متفق ہو کر دشمن سے صلح کرنا ہوگی۔

34- اسی طرح اگر مسلمانوں کے سوا دوسرے شرکائے معاہدہ پر حملہ ہوا اور وہ لوگ جن